اولین عرض

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی

شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ کے قائم کردہ ادارہ "انجمن خدام الدین لاہور" کی جانب سے "ہفت روزہ خدام الدین" شائع کیا جاتا تھا۔ اس کے ریکارڈ کی جستجو اور دوبارہ آن لائن شائع کی صورت یوں پیش آئی کہ چند ماہ پہلے پاکستان کی ایک بڑی سیاسی جماعت کے کرپٹ رہنما اور سابق صدر نے بیان دیا کہ اب پاکستانی سیاست کی باگ ڈور ان کے صاحبزادے اور پاکستان کی ایک اور بڑی سیاسی جماعت کے کرپٹ سیاستدان کی صاحبزادی اور جمعیت علماء اسلام (ف گروپ) کے رہنما مولانا فضل الرحمان صاحب کے صاحبزادے اسد محمود کے ہاتھ میں ہوگی۔

تقریباً ۲۲ سال کے عرصہ پر محیط دیارِ غیر میں بیماری کی وجہ سے رہائش پذیر ہونے کی وجہ سے پاکستانی سیاست کی خبریں آن لائن اور انٹرنیٹ کے ذریعے پڑھنے کو ملتی رہتی ہیں۔ سابق کرپٹ حکمرانوں کے بیان سے جمعیت علماء اسلام کے بارے میں تشویش ہوئی کہ ہمارے اکابرین علماء حق کی قائم کردہ جماعت میں وراثت کا تعلق کہاں سے آگیا۔ اپنی تشویش کے اظہار کے لیے حضرت مولانا فداء الرحمان صاحب درخواستی رحمۃ اللہ علیہ سے رابطہ کیا۔ انہوں نے میری گزارشات کو سنا اور فرمایا کہ پہلے ہم لوگ (مولانا فداء الرحمان درخواستیؒ اور مولانا زاہد الراشدی دامت برکاتہم) ہی تھے لیکن پھر اوپر بیان کردہ جمعیت علماء اسلام کا گروپ حاوی ہوگیا۔ پھر فرمایا تھا کہ میں آپ کو تفصیل سے آگاہ کروں گا لیکن بیماری اور آپریشن کی وجہ سے زیادہ ریکارڈ نہیں کر سکتا (لیکن اس دوران حضرت مولانا فداء الرحمان درخواستیؒ حال ہی میں وفات پاگئے۔) آپ نے فرمایا تھا کہ حضرت مولانا زاہد الراشدی صاحب سے گزارش کریں کہ جمعیت علماء اسلام کی تاریخ سے آپ کو آگاہ کریں۔ اس کے علاوہ انہوں نے ٹیکسلا میں مقیم صلاح الدین نامی ایک صاحب کا بھی ذکر کیا کہ انہوں نے "ہفت روزہ خدام الدین" کا ریکارڈ اکٹھا کیا ہے۔ اس ریکارڈ سے بھی آپ کو حقیقی جمعیت علماء اسلام کے صحیح ریکارڈ کو حاصل کرنے میں مدد ملے گی۔ صلاح الدین صاحب نے نامعلوم وجوہات کی بنا پر "ہفت روزہ خدام الدین" کا ریکارڈ دینے سے معذرت کرلی۔ حضرت مولانا زاہد الراشدی صاحب نے دوسرے احباب کے ذریعے سے کچھ پرانے ریکارڈ کے حصول کی کوشش شروع کی ہے۔

اس کے علاوہ انہوں نے اخبارات میں مختصراً جمعیت علماء اسلام کی تاریخ آرٹیکلز کی صورت میں شائع کی ہوئی ہے۔ ان سے حاصل شدہ معلومات کے مطابق شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانیؒ کی وفات کے بعد حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ نے جمعیت علماء اسلام کی تشکیل نو ۱۹۵۵ء میں کی۔ میرے علم میں یہ بات تو پہلے سے تھی کہ میرے دادا مفتی محمد نعیم لدھیانویؒ حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ اور دوسرے اکابرین جمعیت علماء اسلام کے ساتھ "جمعیت علماء اسلام" کی تشکیل میں شامل تھے۔ لیکن یہ بات مجھے مولانا زاہد الراشدی صاحب کے آرٹیکل سے ہی معلوم ہوئی کہ مفتی محمد نعیم لدھیانویؒ کے بڑے صاحبزادے میرے تایا مفتی ضیاء الحسنؒ ساہیوال نے ۱۹۴۷ء کے بعد جمعیت علماء ہند کے اکابرین مولانا صادق صاحبؒ کراچی، مولانا سید گل بادشاہؒ اور دوسرے اکابرین کے ساتھ مل کر "جمعیت علماء پاکستان" کی بنیاد بھی رکھی تھی۔

۱۹۶۲ء میں مولانا احمد علی لاہوریؒ کی وفات کے بعد مفتی محمد نعیم لدھیانویؒ نے جمعیت علماء اسلام کی امارت قبول نہیں کی۔ اس کی ایک وجہ تو مجھے ان کے خاندان کا حصہ ہونے کی وجہ سے معلوم ہے جس کو ظاہر کرنا مناسب نہ ہوگا۔ دوسری ظاہری وجوہات میں سے ایک آپ کی جمعیت علماء ہند سے وابستگی تھی۔

موجودہ دور کے عام اخبار نویس اور کالم نگار اشخاص نے تاریخ سے لاعلمی کی وجہ سے جمعیت علماء ہند اور حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ کی حقیقی جمعیت علماء اسلام کو باہم ایک دوسرے سے ملا دیا جس کی وجہ سے مولانا شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ کی جمعیت علماء اسلام جس کا مملکت خداداد پاکستان کی آزادی میں مسلم لیگ کے ساتھ بڑا حصہ تھا وہ نظر انداز ہو گیا ہے۔

میں سمجھتا ہوں کہ علمائے کرام اور خاص طور پر حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ کے خاندان میں مولانا مفتی تقی عثمانی صاحب اور مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب کو یہ مسئلہ واضح بیان فرمانا چاہیے کہ موجودہ مختلف حصوں میں بٹی جمعیت علماء اسلام کا ان کے اسلاف کی قائم کردہ حقیقی جمعیت علماء اسلام سے کوئی تعلق نہ ہے۔ بلکہ مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ نے حقیقی جمعیت علماء اسلام بھی قائم کی تھی لیکن مختلف وجوہات کی بنا پر وہ سلسلہ آگے نہ بڑھ سکا۔ میرے نزدیک ہمارے اسلاف مولانا احمد علی لاہوریؒ، مولانا مفتی محمد نعیم لدھیانویؒ، مولانا غلام غوث ہزارویؒ، مولانا گل بادشاہؒ، مولانا عبدالحنان ہزاروی صاحبؒ، مولانا عبداللہ درخواستیؒ اور دوسرے اکابرین تحریک آزادی ہندوستان و پاکستان کی وفات کے بعد اس جمعیت علماء اسلام کا وجود ختم ہو گیا تھا جس کا دوبارہ احیاء شیخ التفسیر مولانا احمد علی صاحب لاہوریؒ نے ۱۹۵۵ء میں کیا تھا۔

جمعیت علماء ہند کی تاریخ کے کچھ گمشدہ اوراق کو تحریر میں لانے کے ساتھ اب اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مجھے حضرت مولانا مفتی حفیظ الرحمان صاحب دہلویؒ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے کہ جس طرح انہوں نے جمعیت علماء ہند کی صحیح تاریخ اپنے کتابچہ "جمعیت علماء ہند پر تاریخی تبصرہ" میں بیان کی ایسے ہی جمعیت علماء اسلام کی مولانا احمد علی لاہوریؒ کے زمانے سے اب تک صحیح تاریخ سامنے آجائے۔ اور اس سلسلے میں "ہفت روزہ خدام الدین" اور "روزنامہ اسلام" کے ذریعے اکابرین علماء حق کی یادداشتیں اور تحریریں سامنے آجائیں۔ ورنہ خدشہ ہے کہ مختلف گروپوں میں بٹی "جمعیت علماء اسلام" مختلف علماء کے خاندان کی وراثت بن جائے گی اور عام اہل علم اور علماء ان کی خطرناک حد تک کوتاہیوں اور کرپشن سے صرفِ نظر کرتے ہوئے مجبوراً اُن کو ہی "جمعیت علماء اسلام" سمجھیں گے جبکہ درحقیقت ایسا نہیں ہے۔

اکابرین علماء حق کی سیاسی تحریکوں اور جماعتوں میں وراثت کسی صورت قابل قبول نہیں ہو سکتی۔ مجھے یقین ہے کہ شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد عثمانیؒ، حضرت مفتی کفایت اللہ دہلویؒ، شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنیؒ، مولانا احمد علی لاہوریؒ اور مفتی محمد نعیم لدھیانویؒ اپنی حیات میں سیاسی وراثت کو کبھی قبول نہ فرماتے اور اس کے رد میں مکمل کوشش کرتے۔

ایم مفتی

۱. حضرت مولانا مفتی حفیظ الرحمٰن واصف دہلویؒ حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے بڑے صاحبزادے تھے کفایت المفتی آپ ہی کی تصنیف ہے۔

۲. کتاب "جمعیت علماء ہند پر ایک تاریخی تبصرہ" کے لیے دیکھیے کتاب "مفتی محمد نعیم لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ اور اکابرین جمعیت علماء ہند کی زریں خدمات" جو انٹرنیٹ پر علماءِ لدھیانہ کے درج ذیل اکاؤنٹ پر پڑھی جا سکتی ہے: https://archive.org/details/ulemaeludhiana